FR-10

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

سوموار 20۔اکتوبر 2014ء 24ذوالحج 1435 ہجری 20۔اخاء 1393ہش جلد 64-99 نمبر 237

اصلی قبلہ

چشمِ مستِ ہر حسیں ہر دم دکھاتی ہے تجھے
ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا
آنکھ کے اندھوں کو حائل ہو گئے سَو سَو حجاب
ورنہ تھا قبلہ ترا رخ کافر و دیندار کا
ہیں تری پیاری نگاہیں دلبرا اِک تیغِ تیز
جن سے کٹ جاتا ہے سب جھگڑا غمِ اغیار کا

(درثمین)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

’’ریا کار انسان بے فائدہ کام کرتا ہے۔مومن کو تو خداوند تعالیٰ خود بخود شہرت دیتا ہے۔ایک شخص کا ذکر ہے کہ وہ مسجدوں میں لمبی نمازیں پڑھا کرتا تھا تا کہ لوگ اسے نیک کہیں۔لیکن جب وہ بازار سے گذرتا تو لڑکے بھی اس کی طرف اشارہ کرتے اور کہتے کہ یہ ایک ریاکار آدمی ہے جو دکھلاوے کی نمازیں پڑھتا ہے۔ایک دن اس شخص کو خیال ہوا کہ میں لوگوں کا کیوں خیال رکھتا ہوں اور بے فائدہ محنت اٹھاتا ہوں۔مجھے چاہئے کہ اپنے خدا کی طرف متوجہ ہو جاؤں اور خالص خدا کی خاطر عبادت کروں۔یہ بات سوچ کر اس نے سچی توبہ کی اور اپنے اعمال کو خدا کے واسطے خاص کر دیا اور دنیوی رنگ کی نمازیں چھوڑ دیں اور علیحدگی میں بیٹھ کر دعائیں کرنے لگا اور اپنی عبادت کو پوشیدہ رکھنا چاہا۔تب وہ جس کوچہ سے گذرتا لوگ اس کی طرف اشارہ کرتے کہ یہ ایک نیک بخت آدمی ہے......۔

بخاری میں ہے کہ نوافل کے ذریعہ سے انسان خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرتا ہے۔نوافل ہر شے میں ہوتے ہیں۔فرض سے بڑھ کر جو کچھ کیا جائے وہ سب نوافل میں داخل ہے۔جب انسان نوافل میں ترقی کرتا ہے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے۔خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص میرے ولی سے مقابلہ کرتا ہے وہ میرے ساتھ لڑائی کے لئے تیار ہو جائے۔خدا تعالیٰ کے ساتھ سچی محبت کرنے والے بھی غنی، بے نیاز ہو جاتے ہیں۔لوگوں کی تکذیب کی کچھ پروا نہیں رکھتے۔جو لوگ خلقت کی پروا کرتے ہیں وہ خَلق کو معبود بناتے ہیں۔خدا تعالیٰ کے بندوں میں ہمدردی بہت ہوتی ہے مگر ساتھ ہی ایک بے نیازی کی صفت بھی لگی ہوئی ہے۔وہ دنیا کی پروا نہیں کرتے۔آگے خدا تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے کہ دنیا کھچی ہوئی ان کی طرف چلی آتی ہے۔

ہماری جماعت کو ایسا ہونا چاہئے کہ نری لفّاظی پر نہ رہے بلکہ بیعت کے سچے منشاء کو پورا کرنے والی ہو۔اندرونی تبدیلی کرنی چاہئے۔صرف مسائل سے تم خدا تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتے اگر اندرونی تبدیلی نہیں تو تم میں اور تمہارے غیر میں کچھ فرق نہیں۔اگر تم میں مکر، فریب، کسل اور سستی پائی جائے تو تم دوسروں سے پہلے ہلاک کئے جاؤ گے۔ہر ایک کو چاہئے کہ اپنے بوجھ کو اٹھائے اور اپنے وعدے کو پورا کرے۔عمر کا اعتبار نہیں۔دیکھو مولوی عبدالکریم صاحب فوت ہو گئے۔ہر جمعہ میں ہم کوئی نہ کوئی جنازہ پڑھتے ہیں۔جو کچھ کرنا ہے اب کر لو۔جب موت کا وقت آتا ہے تو پھر تاخیر نہیں ہوتی۔جو شخص قبل از وقت نیکی کرتا ہے امید ہے کہ وہ پاک ہو جائے۔اپنے نفس کی تبدیلی کے واسطے سعی کرو۔نماز میں دعائیں مانگو۔صدقات خیرات سے اور دوسرے ہر طرح کے حیلہ سے وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا (العنکبوت:70) میں شامل ہو جاؤ۔جس طرح بیمار طبیب کے پاس جاتا، دوائی کھاتا، مسہل لیتا، خون نکلواتا، ٹکور کرواتا اور شفا حاصل کرنے کے واسطے ہر طرح کی تدبیر کرتا ہے اسی طرح اپنی روحانی بیماریوں کو دور کرنے کے واسطے ہر طرح کی کوشش کرو۔صرف زبان سے نہیں بلکہ مجاہدہ کے جس قدر طریق خدا تعالیٰ نے فرمائے ہیں وہ سب بجا لاؤ۔صدقہ خیرات کرو۔جنگلوں میں جا کر دعائیں کرو۔سفر کی ضرورت ہو تو وہ بھی کرو۔بعض آدمی پیسے لے کر بچوں کو دیتے پھرتے ہیں کہ شاید اسی طرح کشوفِ باطن ہو جائے۔جب باطن پر قفل ہو جائے تو پھر کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔اللہ تعالیٰ حیلے کرنے والے کو پسند کرتا ہے۔جب انسان تمام حیلوں کو بجا لاتا ہے تو کوئی نہ کوئی نشانہ بھی ہو جاتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 505-507۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

دو نوافل روزانہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’ہر احمدی کم از کم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کے لئے ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں......اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔‘‘

(روزنامہ الفضل 18 جنوری 2011ء)

نرسنگ ٹریننگ کلاس

(طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں نئی نرسنگ ٹریننگ کلاس کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔اس کیلئے کم از کم تعلیمی معیار میٹرک سائنس کے ساتھ فرسٹ ڈویژن یا ایف ایس سی فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن ہے۔اسناد اور ’ب‘ فارم یا شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی درخواست کے ساتھ لف کریں عمر کی حد زیادہ سے زیادہ 20 سال ہے۔ خدمت کا جذبہ رکھنے والے احمدی بچے/بچیاں (خصوصاً واقفین نو) جو درج بالا شرائط پر پورا اترتے ہوں اپنی درخواستیں ایڈمنسٹریٹر صاحب طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے نام اپنے صدر صاحب/امیر صاحب کی سفارش سے ارسال کریں۔درخواست پر مکمل ایڈریس بمع رابطہ نمبر درج کریں۔

شیڈیول کلاس

درخواستیں بھجوانے کی آخری تاریخ:

مورخہ 30/اکتوبر 2014ء

انٹرویو: مورخہ 9 نومبر 2014ء صبح

رزلٹ: مورخہ 9 نومبر 2014ء

کلاس کا آغاز:

مورخہ 15 نومبر 2014ء وقت صبح 10 بجے

بمقام: آڈیٹورم طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ

(ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

☆............☆............☆

اطاعت کی اہمیت و برکات

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اپنے درمیان اصلاح کرو اور اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر تم مومن ہو۔ (انفال:2)

اور اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اور آپس میں مت جھگڑو ورنہ تم بزدل بن جاؤ گے اور تمہارا رعب جاتا رہے گا اور صبر سے کام لو یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ (انفال:47)

اور اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور (برائی سے) بچتے رہو اور اگر تم پیٹھ پھیر جاؤ تو جان لو کہ ہمارے رسول پر صرف واضح پیغام پہنچانا ہے۔ (المائدہ:93)

اور اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔ پس اگر تم منہ موڑ لو تو (جان لو کہ) ہمارے رسول پر محض پیغام کا صاف صاف پہنچا دینا ہے۔

پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جس حد تک تمہیں توفیق ہے اور سنو اور اطاعت کرو اور خرچ کرو (یہ) تمہارے لئے بہتر ہوگا۔

(التغابن:17,13)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو باطل نہ کرو۔ (محمد:34)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

جب میں تمہیں کسی چیز سے روکوں تو رک جاؤ اور جب کسی کام کا حکم دوں اسے اپنی استطاعت کے مطابق بجالاؤ۔

(صحیح بخاری کتاب الاعتصام باب الاقتداء بسنن رسول اللّٰہ حدیث نمبر6744)

حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

تمہارے لئے سننا اور اطاعت کرنا واجب ہے۔ تنگدستی میں خوشحالی میں۔ خوشی میں ناخوشی میں۔ حق تلفی میں بھی اور ترجیحی سلوک میں بھی۔ غرض ہر حال میں اطاعت فرض ہے۔

(مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء حدیث نمبر3419)

حضرت عبادہ بن صامتؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ہم سے بیعت کے وقت عہد لیا کہ تنگی ہو یا آسائش، خوشی ہو یا ناخوشی ہر حال میں ہم آپ کی بات سنیں گے اور اطاعت کریں گے۔

(صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء حدیث نمبر3419)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی وہ میرا نافرمان ہے۔

(مسلم کتاب الامارہ باب وجوب طاعۃ الامراء حدیث نمبر 3417)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

امام ڈھال ہے جس کی قیادت اور اطاعت میں دشمن سے لڑائی کی جاتی ہے اور دشمن کے حملوں سے بچا جاتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الجہاد باب یقاتل من وراء الامام حدیث نمبر 2737)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے اپنا ہاتھ کھینچا وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ نہ اس کے پاس کوئی دلیل ہوگی نہ عذر اور جو اس حال میں مرا کہ اس نے امام وقت کی بیعت نہیں کی تھی تو وہ جاہلیت اور گمراہی کی موت مرے گا۔

(صحیح مسلم کتاب الامارہ باب و جوب ملازمۃ جماعۃ المسلمین حدیث نمبر:3441)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

امام اس لئے بنایا جاتا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے جب امام نماز میں تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو جب رکوع کرے تو تم رکوع کرو جب وہ سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو جب وہ اٹھے تو تم بھی اٹھو۔

(صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ فی السطوح حدیث نمبر 368 و کتاب الاذان باب انما جعل الامام حدیث نمبر648)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

نماز میں امام سے پہلے کوئی حرکت نہ کرو جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو جب رکوع کرے تو رکوع کرو اور اس سے پہلے سر مت اٹھاؤ۔

(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب حدیث نمبر:626)

☆☆☆☆☆

مشعل راہ

خدا پر یقین ہوگا تو عرفان بھی نصیب ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 22/ اکتوبر 2004ء میں حضرت مسیح موعود کے حوالے سے فرماتے ہیں۔

فرمایا تقویٰ ہو، خدا ترسی ہو اور اللہ کے حقوق بھی ادا کر رہے ہو اور اللہ کے بندوں کے حقوق بھی ادا کر رہے ہو تو پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آواز سنوں گا۔ پھر یہ کہ ایمان ہو۔ میرے پہ ایسا ایمان ہو، یہ یقین ہو کہ خدا ہے اور خدا کی ذات کا یہ یقین پہلے دل میں ہونا چاہئے۔ معرفت تامہ سے یعنی گہرائی میں جا کر تجربہ سے خدا تعالیٰ کی ہر صفت کی پہچان ہونے سے پہلے یہ یقین ہو کہ خدا ہے۔ وہ جو آیا ہے کہ (۔) کہ غیب پر ایمان ہو۔ حضرت مسیح موعود نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ غیب بھی خدا کا نام ہے۔ تو فرمایا کہ ہر تجربہ سے پہلے یہ یقین ہو کہ خدا ہے اور وہ بے انتہا صفات کا حامل ہے، سب قدرتیں اور طاقتیں رکھتا ہے۔ جب اس یقین کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھو گے، اس کے آگے جھکو گے، اس سے دعائیں مانگو گے تو پھر تمہیں اللہ تعالیٰ کی مکمل پہچان ہوگی، عرفان حاصل ہوگا، تجربہ ہوگا، قبولیت دعا کے نشانات دیکھو گے۔ تو یہ چیزیں اور معیار ہیں جو حضرت اقدس مسیح موعود نے ہمیں بتائے اور جو آپ اپنی جماعت میں پیدا کرنا چاہتے تھے۔ اس یقین کے ساتھ جب ہم دعائیں مانگیں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ سنے گا۔ یہ نہیں کہ منہ سے تو کہہ دیا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی ذات پر مکمل یقین ہے اور ایمان ہے لیکن جو اس کے احکامات ہیں ان پر عمل نہ ہو۔ نمازیں سال کے سال صرف رمضان میں پڑھنے کی کوشش کی جا رہی ہو یا کی جائیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، بہت فضل ہے جماعت پر کہ دوسروں کے مقابلے میں جماعت کی ایک بڑی تعداد نمازیں ادا کرنے والی ہے، نمازیں پڑھنے والی ہے۔ لیکن باجماعت نمازوں کی طرف ابھی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اس میں ابھی بہت کمی ہے۔

تو یہ رمضان ہمیں ایک دفعہ پھر موقع دے رہا ہے کہ ہم خدا کے آگے جھکیں جس طرح جھکنے کا حق ہے۔ اس کی عبادت کریں، جس طرح عبادت کرنے کا حق ہے تو اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کا یقیناً جواب دے گا۔ اور یہ عہد کریں کہ آئندہ ہم ان عبادتوں کو ہمیشہ زندہ رکھیں گے۔ اگر یہ ہو جائے تو اس سے ہم انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کی سالوں میں ہونے والی ترقیات کو دنوں میں واقع ہوتے دیکھیں گے۔ اس لئے مَیں پھر یہی کہوں گا کہ اپنی عبادتوں کو زندہ کریں۔ دوسروں کے پاس دعائیں کروانے کی بجائے (بعض لوگوں کو عادت ہوتی ہے کہ اپنا اپنا ایک حلقہ بنایا ہوا ہے، وہاں دعائیں کروانے کے لئے جاتے ہیں، اور خود توجہ نہیں ہوتی)۔ خود اللہ تعالیٰ کی ذات کی قدرتوں کا تجربہ حاصل کریں۔

(روزنامہ الفضل 30 دسمبر 2004ء)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ....مطبع: ضیاء الاسلام پریس ....مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے دورہ سویڈن 2005ء کے موقع پر

حضور انور کے ساتھ گزرے ہوئے حسین لمحات اور خوبصورت یادوں کا گلدستہ

مکرم ڈاکٹر انس احمد رشید صاحب

یہ واقعات ستمبر 2005ء کے ہیں جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سویڈن تشریف لانا تھا اور اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق سکینڈے نیوین جلسہ سالانہ کا انعقاد ہونا تھا۔ اپنے کام میں کچھ تیزی لانے کے لئے دو ہفتہ کے لئے کام سے چھٹیاں لے لیں نیز افسران جلسہ کو بتادیا اور درخواست بھی گوش گزار کردی کہ بندہ ان دنوں مکمل طور پر آپ کے ڈسپوزل پر ہے جہاں چاہے استعمال کریں۔

10 ستمبر کو مجھے امیر صاحب نے بیت الذکر بلایا اور فرمایا کہ مالمو جانا ہے چونکہ ہمارے استقبالیہ گروپ میں ایک ڈاکٹر کا ہونا ضروری ہے۔ دوسری طرف افسر صاحب جلسہ سالانہ نے ڈیوٹی یاد کرواتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ آپ کے ذمہ چونکہ فوٹوگرافی کا شعبہ بھی ہے اس لئے اپنا کیمرہ بھی رکھ لینا۔ اگلے روز قافلہ تیار ہونے پر امیر صاحب نے دعا کروائی اور ہمارے مالمو کی طرف سفر کا آغاز ہوا کیونکہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ڈنمارک کے انتہائی کامیاب دورے کے بعد بذریعہ کار مالمو کے رستہ تشریف لا رہے تھے۔ مالمو میں بیت الحمد کو احباب جماعت نے سجایا ہوا تھا۔ تمام انتظامات سے مطمئن ہوکر احباب جماعت سے گفت وشنید میں وقت گزرنے کا احساس ہی نہیں ہوا۔ بیت الذکر میں عید کا سا سماں تھا اور سب اس دلفریب خیال سے گہری فرحت میں تھے کہ اگلے روز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لا رہے ہیں۔ اس خوش نصیبی پر جو کیفیت ہوتی ہے اس کا بیان الفاظ میں ممکن نہیں۔

فجر کے بعد کچھ ٹھنڈ تھی مگر مطلع صاف تھا اور چند لمحوں بعد سورج بھی اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ اس بزرگ ہستی کے استقبال و دیدار کے لئے کرنوں کی مالا پہنے نکل آیا۔ بارڈر کے اس طرف کسٹم اتھارٹی کے ایریا کے پچھلی طرف حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کا انتظام تھا۔ وہاں پہنچ کر انتظار کی لمبی گھڑیاں شروع ہوگئیں ہمارے درمیان ایک مکمل سکوت تھا اور سب اپنے خیالات میں مگن تھے۔ کچھ ہی دیر بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی نظر آئی اور دل اس تیزی سے دھڑکنے لگا جیسے آج سینے سے باہر ہی آجائے گا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی ہمارے قریب پہنچ کر رک گئی دروازہ کھلا اور ایک ایسا نورانی چہرہ وا ہوا کہ جس کی چکا چوند کے مقابل سورج کی روشنی بالکل ماند پڑ گئی۔ ہم سب اس کشش میں جذب ہوکر بالکل مبہوت سے ہوکر رہ گئے تھے۔ چند لمحوں کے بعد شعور جاگا تو امیر صاحب نے بھاگ کر مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ ساتھ ہی مجھے بھی ہوش آیا اور اپنا کیمرہ سیدھا کیا۔ اس کے بعد مکرمی مربی صاحب مشرف بہ مصافحہ ہوئے اور اس کے بعد دیگر سب احباب۔ بندہ حسب توفیق تصویریں کھینچنے میں مصروف تھا۔ جب سب احباب مصافحہ کا شرف حاصل کر کے پیچھے ہٹ گئے تو میری نظریں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نظروں سے چار ہونے کی گستاخی کرگئیں۔

اچانک یوں لگا جیسے ان آنکھوں نے مکالمہ شروع کر دیا ہو۔ ان آنکھوں نے انتہائی شفقت سے کہا کہ تم کیوں پیچھے کھڑے ہو آؤ اور آکر مصافحہ کا شرف و لطف اٹھالو۔ ان مسکراتی آنکھوں کی اجازت پا کر مصافحہ کا شرف پایا۔ ہاتھ ملاتے ہی یوں لگا جیسے پورے جسم میں ایک بجلی سی سرایت کرگئی ہو اور ایک عجیب کیفیت اس کے علاوہ کہ جس کا بیان نہیں ہوسکتا۔ اس شرف کے بعد دو قدم پیچھے ہٹتے ہوئے ایک خواہش پیدا ہوئی کہ حضور کی قریب سے تصویر لی جائے۔ ایسے لگا جیسے میرے خیالات کا علم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بغیر میری طرف دیکھے ہی ہو گیا اور انہی بولتی آنکھوں نے انتہائی وضاحت سے ایک پُرشفقت مسکراہٹ کے ساتھ اجازت مرحمت فرمادی۔ پانچ چھ تصویروں کے بعد جب بندہ خود ہی کچھ شرم سے رک گیا تو ان آنکھوں نے کہا ٹھیک بس اب کافی ہے۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دوبارہ گاڑی میں تشریف فرما ہوئے اور بیت الحمد مالمو کی طرف سفر شروع ہوگیا۔

بیت الذکر کے لان میں بچے و بچیاں جمع تھے اور حضور انور کی تشریف آوری کی خوشی میں والہانہ انداز میں نظمیں پڑھ رہے تھے اور تمام افراد جماعت خوشی سے پُرنم آنکھوں کے ساتھ موجود تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر ازراہ شفقت ان بچوں کے پاس کھڑے رہے اور پھر تمام موجود احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ اس کے بعد حضور انور بیت الذکر کے اندر تشریف لے گئے تو یوں لگا جیسے باہر کے تمام رنگ ایک دم اپنی رعنائیاں کھو گئے مگر اس بابرکت وجود کے قرب کا احساس اتنا شدید تھا کہ کوئی بھی اس کیفیت لذت سے باہر نہ تھا۔ موجود احباب فرط مسرت سے ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہوئے بغلگیر ہونے لگے۔ یہ ایک ایسی خوشی تھی جس میں تمام برابر کے شریک تھے اور کون زیادہ خوش تھا اس کا فیصلہ نہیں کیا جاسکتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتدا میں نماز ظہر و عصر پڑھنے کی توفیق ملی۔ جن خوش قسمت احباب کو یہ سعادت نصیب ہوچکی ہے وہ جانتے ہیں کہ اس دوران بندہ کون ومکاں کی حدود سے آزاد ہوکر کہیں اور ہی پہنچ جاتا ہے جہاں صرف ایک ہی شیریں آواز سنائی دے رہی ہوتی ہے اور یونہی محسوس ہوتا ہے جیسا کہ تمام کائنات اس آواز کی اقتدا میں سجدہ ریز ہوگئی ہو۔ اس رب العزت کا بے انتہا شکر وحمد ہے کہ جس نے اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کے دوران سوائے دو نمازوں کے سب نمازوں میں شامل ہونے کی سعادت عطا فرمائی۔ نماز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈنمارک کے قافلہ کو شرف معانقہ عطا فرما کے رخصت فرمایا۔

اس کے کچھ دیر کے بعد احباب جماعت مالمو کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ انفرادی و فیملیز کے ساتھ ملاقات تھی۔ بیت الذکر میں تو ویسے ہی تل دھرنے کی جگہ نہ تھی اس لئے ہم تو باہر چلے گئے۔ کچھ دیر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پرائیویٹ سیکرٹری مکرمی منیر جاوید صاحب کا پیغام آیا کہ فوری طور پر آئیں کچھ کام ہے۔ یہ پیغام سنتے ہی ہاتھ پاؤں پھول گئے کہ یا اللہ! خیریت ہو۔ خیر بھاگم بھاگ پہنچا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک انتہائی کرم مجھ پر ہی کرنا تھا۔ کونے میں ایک کرسی پر مجھے بٹھا دیا گیا۔ ملاقاتوں سے فارغ ہونے کے بعد جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز باہر تشریف لائے تو مکرمی پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے خاکسار کا تعارف کروایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بندہ ناچیز سے مصافحہ فرمایا اور خود ہی پوچھنا شروع کردیا کہ اچھا تو چوہدری ظہور احمد صاحب کے نواسے ہو۔ ڈاکٹر رشید احمد صاحب کے بیٹے ہو۔ کیا کرتے ہو اور کیا سپیشلٹی ہے وغیرہ۔ اس دوران ہاتھ اپنے ہاتھ میں ہی رکھا۔ اپنی جو حالت ہورہی تھی وہ تو بیان نہیں ہوسکتی ہر سوال کا جواب جی حضور تک ہی محدود تھا اور آواز تھی کہ حلق سے باہر نہیں نکل رہی تھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ڈاکٹر ز تو بہت بولتے ہیں آپ کیسے ڈاکٹر ہیں۔ اس کا جواب بھی نہیں تھا۔ وہاں کسی ڈاکٹر کا وجود کہاں رہ گیا تھا وہ تو ایک موم کا پتلا تھا جو کہ اس ہاتھ میں آکر پگھل کر رہ گیا تھا اور اس میں نئی ہیئت پر کہ جہاں اپنا وجود ختم ہوکر رہ گیا تھا انگشت بدنداں و نازاں تھا۔

کچھ دیر بعد نماز عشاء کا وقت ہوگیا اور ایک دفعہ پھر لذات روحانیہ کا لطف نصیب ہوا۔ نماز فجر کے کچھ دیر بعد روشنی ہونا شروع ہوئی اور ہم بیت الذکر کے لان میں مختلف چھوٹی چھوٹی ٹولیوں کی صورت میں کھڑے گپ شپ کر رہے تھے۔ چائے کی فراوانی کہ اچانک بیت الذکر کے دروازہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلوہ افروز ہوئے اور پتہ چلا کہ پیدل سیر پر تشریف لے جارہے ہیں۔ چند لمحے اسی شش و پنج میں رہے کہ آیا ساتھ جانے کی اجازت ہے کہ نہیں۔ وہاں اجازت کس سے لیتے۔ دل نے کہا کہ ایسا شرف پھر کہاں حاصل ہونا ہے ساتھ ہو جا۔ اسی بے خودی میں پیچھے پیچھے چل دیئے اور کوشش یہی رہی کہ جس جگہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قدم پڑیں اسی جگہ قدم پڑے۔ اس سیر کا جو انداز تھا اور جس طرح عشاق اس پیارے برگزیدہ وجود کے دائیں بائیں اور پیچھے چل رہے تھے اس نے خیالات کے پردہ پر قادیان دارالامان میں ہونے والی ان سیروں کی یاد تازہ کردی جو کہ حضرت مسیح موعود کیا کرتے تھے اور عشاق کا ایک ہجوم اس مبارک وجود کا ایک ایک لفظ سننے کے لئے بیتابی سے دائیں بائیں چلا کرتا تھا۔ اس سیر میں ان خیالات نے ایک عجیب بے خودی کا عالم طاری کردیا اور دل خدا کی حمد وثنا سے بھر گیا کہ جو دینے پر آئے تو اپنے خطا کار بندوں کو بھی بے حساب نواز دیتا ہے۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس عاملہ مقامی سے میٹنگ کی۔ اس موقع پر فوٹوگرافر کی حیثیت سے مجھے بھی بلالیا گیا۔ جب تصویر کھینچنے کا موقع آیا تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ تفنن فرمایا تو اچھا آپ فوٹوگرافی بھی کرلیتے ہیں۔

اس کے بعد یوتھے بوری کی طرف روانگی تھی۔

اس دوران مالمو میں ایک مقام پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ایک زمین دکھائی گئی جس کی خرید کے لئے کوشش کی جارہی تھی اور ملنے کی بہت امید تھی۔ مکرمی احسان اللہ صاحب نے اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بیت الذکر کے نقشہ جات دکھائے جن کے ملاحظہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید کچھ ہدایات دیں۔ اسی موقع پر مکرمی احسان اللہ صاحب نے درخواست کی کہ بیت الذکر کی زمین کی خرید کے سلسلہ میں تمام اخراجات وہ ادا کرنا چاہتے ہیں جس پر حضور انور نے اظہار خوشنودی کرتے ہوئے قبول فرمایا۔ اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دعا کی درخواست کی گئی تو حضور انور نے فرمایا کہ جب زمین خرید لیں گے تو پھر دعا کریں گے۔ سبحان اللہ! ان بابرکت الفاظ میں جس پر لطیف انداز میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جہاں یہ اشارہ فرمایا کہ زمین کی خرید میں چستی دکھائیں وہیں یہ بھی اشارہ فرمادیا کہ اس کے بعد وہ ہمیں یہ سعادت بھی انشاء اللہ دیں گے کہ بنفس نفیس تشریف لاکر دعا فرمائیں۔

اس کے بعد قافلہ یوتھے بوری کے لئے روانہ ہوگیا اور فرشتوں کی حفاظت میں بخیروعافیت پہنچ گیا۔ وہاں بیت الذکر کو سجایا گیا تھا۔ بچے و بچیاں والہانہ انداز میں استقبالیہ نظمیں پڑھ رہے تھے اور وہاں موجود ایک کثیر تعداد احباب جماعت و لجنہ کا جوش وخروش دیکھنے کے قابل تھا سب اپنے آقا کے دیدار کے لئے بے چین تھے۔ مکرمی امیر صاحب کے مقرر کردہ انچارج مکرم انور رشید صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کرنے کی سعادت پائی اور اسی طرح عزیزم ودود احمد رشید نے جو کہ اس سال کے معیار صغیر کے بیسٹ وقف نو قرار پائے تھے، پھولوں کا گلدستہ پیش کرنے کا شرف پایا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام بیت الذکر و دیگر انتظامات کا جائزہ لیا۔

اگلے روز فیملیز کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقاتیں تھیں اور ملاقات یوں لگا کہ چند لمحات میں ختم ہوگئی۔ اس کے علاوہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نیشنل مجلس عاملہ وذیلی مجالس کی عاملہ جات کے ساتھ میٹنگ تھی جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نصائح سے مستفیذ ہونے کی توفیق پائی۔ خاکسار کا اپنے کام (تعلیم وتربیت) کے سلسلہ میں یہ نظریہ تھا کہ کسی کو ایک بات تین دفعہ اپنے حساب سے اچھی طرح کہہ دینے سے بندہ بری الذمہ ہو جاتا ہے اور مزید کچھ کہنا بیکار ہے۔ خاکسار کو نصیحت فرماتے ہوئے **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ تربیت کی خاطر اگر کسی کو چار ہزار مرتبہ بھی کہنا پڑے تو کہیں اور پھر بھی تھکنا نہیں بلکہ کہتے چلے جانا** ہے۔ سبحان اللہ! کس طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پہلے تو اس عہدہ دار کے غلط نقطہ نظر کی اصلاح فرمائی اور اصلاح کرنے کی فلاسفی کتنے آسان الفاظ میں بیان فرمادی۔ مجھے تو یوں لگا جیسے اللہ تعالیٰ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک لبوں سے یہ بات خاص طور پر میری اور میرے جیسے دوسرے نام نہاد اصلاح کنندگان کی اصلاح کے لئے نکلوائی اور جماعت میں تربیت کرنے کی گرانقدر ذمہ داری نبھانے کا زریں اصول عین قرآنی اصول کے مطابق رائج فرمادیا۔

ایک دن حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سیر کا پروگرام تھا جس میں یوتھے بوری کا میوزیم دیکھنا بھی شامل تھا۔ اس صبح مجھے بتایا گیا کہ میوزیم میں پہنچ جائیں، کیوں؟ نہ میں نے پوچھا اور نہ ہی بتایا گیا۔ وہاں پہنچے تو پتا چلا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میوزیم دیکھنے تشریف لا رہے ہیں اور اندر جا کر ایک جائزہ لے آؤ۔ میوزیم کے داخلے پر میوزیم کے دو ڈائریکٹرز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کے لئے کافی دیر سے موجود تھے۔ ان کا آفیشل کیمرہ مین بھی تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دلچسپی کے ساتھ اس میوزیم کو دیکھا ایک گائیڈ جو کہ اس میوزیم میں موجود نوادرات کی ایکسپرٹ تھی تفاصیل بتانے کے لئے ساتھ ساتھ تھی۔ ایک ہیبروی دستاویز حضور کی دلچسپی کا باعث بنا جس کی حضور انور نے خود مووی بنائی۔ ایک جگہ یوتھے بوری کا ماڈل تھا۔ حضور انور نے استفسار فرمایا کہ یوتھے بوری کا کل رقبہ کتنا ہے جس کا جواب وہاں موجود کوئی شخص نہ دے سکا (بعد میں تحقیق کے مطابق رقبہ 44 ہزار 500 ہیکٹر ہے)۔ بندہ کیمرہ کے پیچھے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصاویر کھینچنے کا شرف و لطف اٹھا رہا تھا۔ اس کے بعد میوزیم کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں ایک کافی کی دعوت کا انتظام تھا۔

اس کے بعد واپسی کا سفر شروع ہوا۔ ہم آخری گاڑی میں تھے کہ اچانک مکرمی میجر صاحب کی طرف سے پوچھا گیا کہ انور صاحب کدھر ہیں۔ وہ بھی اسی گاڑی میں تھے۔ ان کو کہا گیا کہ اپنی گاڑی قافلہ کے آگے لے آئیں۔ اس کے بعد انہیں کہا گیا کہ ڈاکٹر انس صاحب کے گھر کے قریب سیرگاہ ہے وہاں چلیں۔ یہ پتہ چلنا تھا کہ میرے ہاتھ پاؤں خوشی سے پھول گئے۔ اللہ! اللہ! کیا عظمت ہے اس کے پیارے خلیفہ کی جس نے اپنے ادنیٰ ترین خادم کی درخواست قبول فرمائی۔ درخواست بھی اس طرح کہ فیملی ملاقات کا جب وقت ختم ہوگیا تو اس وقت ہمت کر کے کہا کہ ہمارے گھر کے پاس ایک بہت خوبصورت اور پُرسکون ساحل سمندر ہے جہاں سیر کی جاسکتی ہے۔ اس دوران مکرمی پرائیویٹ سیکرٹری صاحب اندر تشریف لا چکے تھے اور حضور انور کسی کام کے سلسلہ میں ان سے بات کرنا شروع ہوگئے تھے۔ نہ تو حضور انور نے اظہار ہونے دیا کہ انہوں نے بات سن لی ہے اور نہ ہی بندے نے اپنی بات سنوانے کے لئے کوئی بے ادبی کی۔ مصافحہ کرنے کا شرف حاصل کرتے ہوئے اپنی خوش بختی پر نازاں کمرہ ملاقات سے باہر آگئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں کو پین بھی عطا فرمائے جو کہ انہوں نے جزاکم اللہ کہتے ہوئے خوشی خوشی وصول کئے۔

سیرگاہ کی اندرونی طرف کی پارکنگ میں جب گاڑیاں کھڑی ہوئیں تو مکرمی میجر صاحب نے مجھے کہا کہ جائیں حضور کے پاس۔ حضور انور کے قریب جا کر بتایا کہ دو طرف ہم جا سکتے ہیں جس میں سے حضور انور نے ساحل سمندر کے ساتھ ساتھ والے رستہ کو پسند فرمایا نیز فرمایا کہ آگے آگے چلیں۔ اسی دوران ہمت کر کے حضور انور سے یہ درخواست بھی کردی کہ حضور یہاں قریب ہی میری رہائش ہے اگر کچھ دیر کے لئے تشریف لے آئیں۔ الفاظ منہ سے بمشکل ادا ہو رہے تھے۔ حضور انور نے مشکل آسان کرتے ہوئے پوچھا کہ وہاں کیا ہے؟ جس پر بندہ ناچیز نے کہا کہ وہاں کچھ بھی نہیں ہے مگر حضور کے آنے سے برکتیں آجائیں گی۔ جس پر حضور انور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسکراتے ہوئے درخواست قبول کرلی اور فرمایا کہ بس تھوڑی سی دیر کے لئے آجائیں گے۔ بندہ خوشی سے اس بچے کی طرح کہ جس کو اپنا من پسند کھلونا مل جائے خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا۔ سیر کے بعد حضور انور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے حسب وعدہ تشریف لائے۔ ان کے ساتھ حضرت آپا جان اور ان کی بہو محترمہ بھی تشریف لائیں۔ ہماری جو حالت تھی وہ بیان کرنے کے لئے الفاظ ناکافی ہیں۔ حضور انور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام گھر کو اپنے مبارک قدموں سے بابرکت فرمادیا۔ زیادہ حصہ میں خاکسار کو آگے آگے گھر دکھانے کے لئے فرمایا مگر جب کچن کی باری آئی تو استفسار فرمایا کہ گھر والی کدھر ہے۔ بیگم نیچے حضرت آپا جان کے پاس برکتیں لوٹ رہی تھیں۔ حضور انور کے ارشاد پر وہ آئیں تو پھر حضور کچن میں داخل ہوئے۔ پیچھے لان میں بھی حضور انور نے دیکھا اور پھول سبزہ دیکھ کر پسند فرمایا کہ بہت اچھا ہے۔ اس موقع پر میرے بھائی انور رشید صاحب بھی ساتھ تھے انہوں نے حضور انور سے کہا یہاں ہم باربی کیو کرتے ہیں بہت مزا رہتا ہے اگر حضور انور اس کی سعادت عنایت فرمائیں تو انتظام کریں۔ اس پر پیارے آقا نے انتہائی شفقت سے فرمایا نہیں اس دفعہ نہیں مگر اگلی دفعہ سہی۔ انشاء اللہ۔

اس کے بعد حضور انور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دیدار مبارک ہر نماز پر ہوتا رہا۔ جمعرات کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کچھ بچیوں اور بچوں کی ازراہ شفقت قرآن شریف کی آمین کروائی۔ اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ایک میٹر سے بھی کم فاصلہ پر بیٹھنے کی اور تصاویر کھینچنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ہماری سب سے چھوٹی بیٹی سجیلہ طوبیٰ کی خوش قسمتی اور اعلیٰ نصیب کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تقریب آمین حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے کروائی۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اس سعادت کے طفیل اسے قرآن سے سچا عشق نصیب ہو اور دل و دماغ اس کے نور سے روشن رہیں۔ آمین

جیسا کہ اس مضمون کے آغاز میں بیان کیا ہے کہ دو ہفتے اس موقع پر جلسہ سالانہ کے کاموں کے لئے وقف کئے تھے۔ اپنے شعبہ (پریس ریلیشننگ) کے سلسلہ میں کافی ہاتھ پاؤں مارنے کے باوجود کوئی رسائی نہ ہو رہی تھی مگر اس کے باوجود خدا گواہ ہے کہ بالکل ناامیدی اس مسبب الاسباب ذات سے نہیں تھی اور دوسری طرف حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ جو تائید ونصرت کی تیز ہوائیں چلتی ہیں ان پر مکمل بھروسہ تھا اور معجزات کے ذاتی مشاہدہ ہونے اور گواہ ہو جانے کی سعادت ملنے کا یقین بھی تھا۔ جیسے ہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مقدس قدم یوتھے بوری کی سرزمین کو چھوئے ایسا لگا کہ ہوا کا رخ بدل گیا۔ یہاں کے نیشنل ریڈیو سٹیشن P1 کی صحافی کا فون آیا کہ وہ انٹرویو کرنے اور رپورٹ بنانے بیت الذکر آنا چاہتی ہے۔ اس نے مکرمی امیر صاحب اور مربی صاحب سے معلومات حاصل کیں اور خاکسار کا انٹرویو بھی ریکارڈ کیا اور انٹرویو سمیت آدھے گھنٹے کا پروگرام دیا۔ بعد میں یہ معلوم کر کے حیرت ہوئی کہ لوگ ابھی تک ریڈیو بہت سنتے ہیں اور زیادہ لوگوں نے مجھ سے ریڈیو انٹرویو کا ذکر کیا بہ نسبت ٹی وی انٹرویو کے یہاں کے دو نیشنل ٹی وی چینلز نے نمایاں کوریج دی۔ ایک چینل نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری کے متعلق اور دوسرے چینل نے اپنے سکینڈے نیوین جلسہ کی خبر کے متعلق پروگرام دیا۔ اس کے بعد TV4 نے ہماری بیت الذکر کے حوالے سے ایک کافی لمبا پروگرام دکھایا۔ یہاں کی ایک بڑی اخبار Goteborg Posten جس کی سرکولیشن 5 لاکھ 76 ہزار سے زیادہ ہے، نے دو صفحات پر پھیلی ہوئی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نمایاں تصویر کے ساتھ خبر شائع کی۔ ان کا صحافی خود آیا اور پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انٹرویو کے لئے کئی دفعہ فون کیا جو کہ بعض وجوہات کی بناہ پر نہ ہوسکا۔ یہ سب کچھ جس طرح ہوا اس میں انسانی کوشش کا کوئی دخل نظر نہیں آتا بلکہ یہ سراسر خدا تعالیٰ کا ایک زندہ نشان ہے جو کہ بہت سوں کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہے کہ اس کی تائید ونصرت اپنے پیارے اور مقبول خلیفہ وقت کے ساتھ ہر لحظہ ہوتی ہے جس کو دیکھ دیکھ کر مومنین ایمان میں ترقیات کی منازل طے کرتے ہیں۔

اس کے علاوہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ معززین شہر کا ایک عشائیہ تھا جس کے انچارج مکرم انور رشید صاحب تھے اور خاکسار ان کی نیابت کررہا تھا۔ اس فنکشن میں وزیر مملکت برائے تعلیم و مذہبی امور نے بنفس نفیس شرکت کی نیز حکومتی پارٹی کی پارلیمانی لیڈر بھی اس موقع پر موجود تھیں اور اس کے علاوہ 18 ممبر پارلیمنٹ جن میں سے اکثر کے پاس داخلی امور، فارن افیئرز نیز اور متفرق ذمہ داریاں تھیں، نائب میئر یوتھے بوری اور یوتھے بوری کی اکثریتی پارٹی کے سیکرٹری ومختلف سماجی مشہور کارکن اور یوتھے بوری یونیورسٹی اور میڈیکل کالج کے پروفیسرز وغیرہ شامل تھے۔ اس کے علاوہ پولیس ڈیپارٹمنٹ کے ریجنل چیف اور یوتھے بوری کے سینئر افسران بھی اس عشائیہ میں شامل ہوئے۔ یہ عشائیہ اپنے شرکاء کے لحاظ سے تاریخی نوعیت کا تھا اور اس قسم کا اجتماع اس سے پہلے یورپ کی تاریخ میں شاید ہی منعقد ہوا ہو۔ ان سب کی خوش قسمتی کہ انہیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پُرمعارف خطاب سننے کی سعادت ملی۔ ہمارے مکرمی امیر صاحب جنہوں نے اس پروگرام کو کنڈکٹ کرنا تھا ان کا گلا اچانک شدید پکڑا گیا اور آواز بالکل بیٹھ گئی جس کی بنا پر خاکسار کو سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دینے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس فنکشن میں ایک پُرتکلف دعوت کا بھی انتظام تھا جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چند مہمانان کی ہاتھ ملانے کی درخواست ازراہ شفقت

قبول فرماتے ہوئے نہ صرف ان سے بلکہ وہاں موجود تمام مرد حضرات کو مصافحہ کا شرف بخشا۔جس کا ایسا اثر ہوا کہ کئی ایک کی آنکھیں جذبات سے نم تھیں۔اس ضمن میں ایک واقعہ کا ذکر کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کے قریباً ایک ہفتہ کے بعد ایک پروفیسر صاحب مجھے ہاسپٹل میں ملے۔وہ بیرون ملک ہونے کی وجہ سے شامل نہ ہونے کی معذرت کر چکے تھے۔ملنے پر پہلے تو اس فنکشن میں شامل نہ ہونے پر افسوس کیا اور پھر کہنے لگے کہ تھوڑا سا میرا ہاتھ بھی پاک ہوگیا ہے۔میرے استفسار پر انہوں نے بتایا کہ ایک اور پروفیسر جن کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مصافحہ کی سعادت حاصل ہوئی تھی وہ کئی دن بڑے فخریہ انداز میں دوسروں کو یہ کہہ کر ہاتھ ملاتے رہے کہ ان ہاتھوں کو ایک خلیفہ کے ہاتھوں نے چھوا ہے۔وہ صاحب جب مجھے اس کے بعد ملے تو بہت جذباتی انداز میں شکریہ کیا کہ ان کو یہ موقع فراہم کیا گیا۔اسی طرح اور لوگوں نے بھی اپنے انداز میں شکریہ کیا۔چند خواتین جو کہ ہماری تعلیم اور فلاسفی سے صحیح واقف نہیں انہوں نے دبے الفاظ میں شکوہ بھی کیا کہ اتنے بڑے انسان سے ہاتھ ملانے کا انہیں موقع نہیں ملا۔انہیں چونکہ پہلے سے ہی حفظ ماتقدم کے طور پر بتا دیا گیا تھا اس لئے انہوں نے صرف اپنی محرومی کا ہی اظہار کیا۔

اس جلسہ سالانہ کے موقع پر امریکہ کے نائب امیر مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر تشریف لائے اور ان کی میزبانی کا شرف بندے کو حاصل ہوا۔جس روز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ناروے روانگی تھی اس دن صبح کو چار پانچ بجے کے قریب مکرمی ڈاکٹر صاحب کی فلائٹ تھی۔جس جگہ ناروے کے احباب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کے لئے آئے تھے اس جگہ کچھ دیر کے لئے پڑاؤ تھا جہاں سے سویڈن کے احباب کی واپسی تھی۔وہاں سب احباب پروانوں کی طرح اپنے آقا کے گرد جمع تھے۔اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاکسار سے پوچھا کہ ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب خیریت سے چلے گئے۔جس پر مثبت جواب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ خود چھوڑ کر آئے تھے۔دوبارہ مثبت جواب ملنے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اطمینان کا اظہار فرمایا۔مکرمی ڈاکٹر صاحب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مہمان تھے اور اپنے مہمان کے آرام اور بخیریت روانگی کا حضور انور کو کتنا فکر تھا اس سے حضور انور کی اعلیٰ مہمان نوازی کا پتہ چلتا ہے۔

خدا تعالیٰ کی نوازشات یہیں ختم نہیں ہوئیں بلکہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک دورہ کے اختتام پر ناروے کے بارڈر تک اور پھر

باقی صفحہ 6 پر

ص۔قیصرہ

والد محترم ڈاکٹر بشیر احمد ناصر صاحب کے حالات درویشی

میرے ابا جان مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد ناصر درویش قادیان مورخہ 13 مئی 2013ء کو اپنے خالق حقیقی کے حضور پیش ہوگئے۔ابا جان کے دور درویشی کے حالات بغرض دعا پیش خدمت ہیں۔

ابا جان مرحوم نے جو واقعات قریشی محمد فضل اللہ صاحب نائب ایڈیٹر بدر قادیان کو اگست 2011ء میں سنائے اور وہ جو ہم نے ان کی زندگی میں واقعات کا مشاہدہ کیا اور قارئین کی نذر کرتی ہوں۔

ابا جی نے بتایا کہ میں 1924ء کو موضع بیداد پور ورکاں ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوا۔والد محترم کا نام ملک عبدالکریم ولد ملک محمد جمال رفیق حضرت مسیح موعود سن بیعت 1904ء ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ جبکہ والدہ محترمہ کا نام خورشید بیگم بنت رحیم بخش رفیق حضرت مسیح موعود ساکن بیداد پور ورکاں ضلع شیخوپورہ تھا۔ابتدائی تعلیم پرائمری تک ترگڑی میں حاصل کی۔پھر والد صاحب اور دادا جان نے قادیان بھجوا دیا۔اس وقت میری عمر دس سال کی تھی۔9 سال کا تھا تو والدہ وفات پا گئیں۔پھر دادی جان محترمہ حسین بی بی صاحبہ بنت خیر دین جو حضرت مسیح موعود کی رفیقہ تھیں اور 1904ء میں بیعت کی تھی نے ہی مجھے پالا۔1937ء میں قادیان آ گیا۔جمعہ کا دن تھا حضرت مصلح موعود بیت اقصیٰ میں خطبہ جمعہ دے رہے تھے۔11 ستمبر 1947ء کو حضرت مصلح موعود کی طرف سے یہ پیغام ملا کہ جماعت احمدیہ ترگڑی کے نوجوان اپنے آپ کو حفاظت مرکز کے لئے پیش کریں۔حضور انور کے دو نمائندے ہمارے گاؤں آئے۔انہوں نے جماعت میں اعلان کیا کہ حضور کے ارشاد کے ماتحت نوجوانوں کا نام لکھا جائے گا۔میں ترگڑی کی احمدیہ بیت الذکر میں بیٹھا تھا اور دوسری طرف میرے والد صاحب بیٹھے تھے۔میں اس وقت مضبوط نوجوان تھا۔میں نے اٹھ کر اپنا نام لکھوایا۔میں اپنے والد کا اکلوتا بیٹا تھا۔نمائندگان نے میرا نام لکھ لیا۔دوسری طرف سے میرے والد صاحب نے بھی اپنا نام لکھوا دیا۔پھر ہم دونوں گھر گئے۔دادی اماں رفیقہ تھیں۔بہت دعا گو اور مخلص تھیں۔دادی نے کہا کہ اچھا پتر جاؤ اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے گا اور مجھے کہا کہ بشیر تم جاؤ۔والد بڑی عمر کے ہیں ان کو منع کر دیا۔

حملے ہوتے تھے، قتل و غارت ہوتی تھی۔میں نے خود دیکھا ہے یہ منظر۔ظہر کا وقت تھا میں نے 101 روپے گھر سے لئے ایک چاقو بھی پاس تھا۔دن کا ڈیڑھ بجا تھا ظہر کی نماز پڑھنے کے بعد میں اکیلا نکلا والد صاحب گاؤں میں رہے مجھے ماں جی نے اجازت دی۔میں لاہور جہاں حضرت مصلح موعود کا قیام تھا جودھامل بلڈنگ گیا۔حضرت مصلح موعود نے مجلس بلائی ہوئی تھی۔جماعت احمدیہ ترگڑی نے اپنا نمائندہ بنا کر مجھے بھیجا تھا۔جب میں پہنچا تو حضور کو درد نقرس تھی۔چلنا مشکل تھا۔دونو جوان حضور کو کرسی پر بٹھا کر لائے تھے میرے پاس ہی حضرت مولوی شیر علی صاحب بیٹھے تھے۔بہت بزرگ انسان چلتے پھرتے فرشتے تھے۔حضرت مصلح موعود نے فرمایا دیکھو کسی کا ایک بیٹا مرجائے کسی کے دو مرجائیں اسے کتنا دکھ ہوتا ہے۔جس کے سینکڑوں بیٹے مر جائیں اسے کتنا دکھ ہوگا۔میں نے حضور کو اس وقت زاروقطار روتے دیکھا۔وہ ہمارے روحانی ماں باپ تھے۔میں نے حضور سے مصافحہ کیا بوسہ لیا اور درخواست دعا کی۔حضور مجھے جانتے تھے۔حضور کا حکم ہوا کہ آپ کبوتراں والی (بیت الذکر) سیالکوٹ چلے جائیں۔ہم وہاں پہنچ گئے میرے ساتھ دو اور آدمی تھے۔وہاں کے منتظمین نے کہا کہ آپ کو لاہور جانا پڑے گا کیونکہ یہاں فوج آ گئی ہے اور قادیان آپ کو جانے نہیں دیا جائے گا۔ہم لاہور آ گئے۔واپس آئے تو دوسرے یا تیسرے دن ایک میجر ملٹری کے آئے وہ مسلمان فوجی تھے اپنا ٹرک لے کر قادیان آ رہے تھے ہمیں حکم ہوا کہ ٹرک میں بیٹھ جاؤ ہم بیٹھ گئے۔ہم تین اشخاص تھے۔راستہ میں بہت اندھیرا اور بادل تھے تھے۔ہم ٹی آئی کالج کے پاس گراؤنڈ میں اتر گئے۔دونو جوان ہمارے پاس آئے اور ہمیں لے کر محلّہ احمدیہ آ گئے۔آتے ہی میری ڈیوٹی موجودہ دفتر تحریک جدید کی جگہ پر لگا دی گئی۔پھر مختلف جگہوں پر ڈیوٹی لگاتے رہے۔دفتر محاسب میں بطور کیشئر ڈیوٹی لگا دی گئی۔جہاں ڈیوٹی لگائی جاتی میں چلا جاتا والدین کی نصیحت تھی پیسے لے جاؤ جماعت سے کچھ نہیں مانگنا میرا جان دینے کا مطالبہ تھا اور ہمارا کوئی مطالبہ نہ تھا۔

1948ء میں کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب آئے تھے تو ہسپتال کا اجراء ہوگیا۔انہوں نے مجھے ہسپتال میں بلا لیا اور آنکھوں کا شعبہ میرے سپرد کر دیا۔اس زمانہ میں ہندوستان میں آہستہ آہستہ سیٹلمنٹ ہو رہی تھی۔اخبار میں اعلان آیا کہ لدھیانہ کے پاس ایک ہسپتال کھل رہا ہے۔جس میں ڈاکٹروں کو لیا جائے گا۔حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی خواہش تھی کہ میں ڈاکٹری میں کوئی ڈگری حاصل کروں اور ہسپتال میں خدمت کروں۔میں نے درخواست دے دی۔مجھے جواب آیا کہ آپ کو داخلہ نہیں مل سکتا۔صرف ایم بی بی ایس کو داخلہ ملتا ہے۔میرے پاس داخلہ اور خرچ کی رقم بھی نہ تھی۔تین چار ماہ بعد چٹھی آ گئی۔آپ کی درخواست منظور ہے۔داخلہ مل سکتا ہے۔میں نے سوچا کہ یہ اللہ کی طرف سے ہو رہا ہے اور حضرت مصلح موعود کی دعاؤں کا ثمر تھا۔میں نے گھر میں ذکر کیا تو بیوی نے کہا آپ نے ضرور جانا ہے۔میں نے کہا پیسے ہی نہیں جانا کہاں ہے! اس نے سنار کے ہاں جا کر اپنا سارا زیور بیچ دیا اور آ کر بتایا کہ اپنا سارا زیور بیچ آئی ہوں یہ پیسے لے لو۔خدمت دین کے لئے جانا ضروری ہے۔پیسے کافی ہو گئے تھے۔جانا چاہئے اللہ فضل کرے گا۔300 روپے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے دیے۔جس کی چند درویشوں نے ضمانت دی۔1956ء میں میں پڑھنے چلا گیا۔اس میں ہمارے علاوہ سب ہندو سکھ تھے۔تین سال کا کورس تھا۔مئی 1959ء میں فائنل امتحان ہوا۔پرنسپل بہت لحاظ کرتا تھا۔1959ء میں تھیوری اور پریکٹیکل کا امتحان ہوا۔میرے نمبر سب سے زیادہ تھے۔تھیوری میں 97 پریکٹیکل میں 98 تھے۔پرنسپل بہت خوش ہوا کہ آپ کو کالج کی طرف سے گولڈ میڈل ملے گا۔چنانچہ مجھے گولڈ میڈل ملا اور پھر میں قادیان آ گیا۔جہاں میری کلینک ہے یہ جگہ مجھے جماعت نے دی۔میں نے کام شروع کیا۔بیشمار آنکھوں کے آپریشن بھی کئے۔ہاتھ ٹھیک تھا اور اللہ شفا دیتا تھا۔اس زمانے میں 50 روپے فیس تھی۔جب افریقین دوست تین چار سال کے بعد آئے تو انہوں نے فیس پوچھی تو میں نے 50 روپے بتائی۔انہوں نے کہا ہمارے ہاں تو ہزاروں روپے مانگتے ہیں۔وہ حیران اور خوش ہوئے۔میں نے کہا میں کاروبار کے طور پر نہیں کرتا یہ خدمت ہے۔جماعت کی اشاعت بھی ہوتی ہے اور پیسہ بھی آتا جاتا ہے۔جب ہسپتال میں امتحان دیا تو پرنسپل نے کہا یہاں رہ جاؤ ملازمت مل جائے گی۔اس زمانے میں 6 ہزار روپے دیتے تھے۔میں نے جواب دیا کہ میں نے نہیں رہنا۔میں نے اپنے مرشد سے وعدہ کیا ہے کہ قادیان میں رہوں گا۔پرنسپل نے کہا کیسی بات کرتے ہو لوگ تو ملازمت مانگتے ہیں تم رد کر رہے ہو۔ہم نے جس روح سے کام کیا وہ اور تھی نہ پیسہ نہ گریڈ۔بس کام کرنا تھا۔جماعت کی طرف سے لگائے ہوئے طبی کیمپوں میں خدمت کا موقع ملا۔احمدیہ شفاخانے کی ایک شاخ بھرت میں کھولی گئی۔جس میں مجھے انچارج بنایا گیا۔حضرت مصلح موعود کی تحریک کے مطابق کہ درویشان اپنا بوجھ خود اٹھائیں۔خاکسار نے اس پر عمل کرتے ہوئے ڈاکٹری کی پریکٹس شروع کی۔اللہ تعالیٰ نے بے انتہا فضل سے نوازا۔میرے والد صاحب 1959ء کے بعد آئے اور کہنے لگے اب ایمرجنسی نہیں اجازت لے کر آ جا۔اپنی زمینیں چل کر لے لے۔میں نے ان سے کہا آج بھی یہی کہہ رہا ہوں کہ میں نے نہیں جانا۔موت تو ہر جگہ آنی ہے۔یہاں خدا کے مسیح کی بستی میں رہنا زیادہ بہتر ہے۔وہ کہنے لگے اچھا ٹھیک ہے۔میں نے حضرت مصلح موعود سے عرض کیا کہ زندگی وقف کرتا ہوں۔حضور نے فرمایا کہ تمہارا قادیان میں رہنا ہی وقف زندگی ہے۔1986ء میں والد صاحب وفات پا گئے۔میں اس موقع پر نہ جا سکا۔پھر میں کبھی قادیان سے

نہیں نکالا۔1953ء میں گوجرہ ضلع لائل پور (حال فیصل آباد) میں امۃ الحفیظ بنت خواجہ عبدالواحد صاحب پہلوان کے ساتھ میری شادی ہوگئی۔خواجہ عبدالواحد پہلوان نے 1894ء کو چاند سورج گرہن دیکھ کر بیعت کی تھی۔میری بیوی نے بچوں کو قرآن مجید پڑھایا اور نصرت گرلز سکول میں کئی سال پڑھایا۔ابتدائی درویشی کا زمانہ مالی لحاظ سے نہایت تنگی کا تھا۔جماعت کی طرف سے 5 روپے الاؤنس ملتا تھا اور اکثر نمک مرچ کے ساتھ روٹی کھاتے اور اللہ کا شکر ادا کرتے۔میں اپنے مریضوں کے لئے بڑے درد سے دعائیں مانگتا ہوں۔ہر روز کلینک جانے سے پہلے نوافل کی ادائیگی کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ بیس پچیس سال حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے فیملی ڈاکٹر کی حیثیت سے خدمت بجا لانے کی توفیق بھی ملی۔حضرت صاحبزادہ صاحب سے ذاتی مراسم تھے اور وہ مجھ پر بہت اعتماد کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے حساب رزق سے نوازا۔لیکن درویشاں قادیان ان کے اہل وعیال کی بہبودی اور ایتاء ذی القربیٰ ہمیشہ آپ کا مطمح نظر رہا۔جب حضرت مصلح موعود نے تحریک جدید میں مطالبہ پیش کیا کہ مالدار لوگ اپنا سارا پیسہ بنک کی بجائے امانت میں جمع کروائیں تا کہ وہ سلسلہ کے کام بھی آتا رہے۔تو آپ نے سارا پیسہ امانت میں جمع کروانا شروع کردیا اور آخر تک اسے جاری رکھا۔جہاں انفرادی امداد کا تعلق ہے وہ بھی اسوہ حسنہ رسول پاکؐ کے مطابق تھا۔کثیر تعداد میں ضرورت مند لوگوں کو ان کے مطالبے پر قرض حسنہ دیتے تا کہ لوگ اپنی ضرورتیں پوری کرسکیں یا اپنا کاروبار چلا سکیں۔اس طرح ایک معقول رقم گردش میں رہتی۔غرباء کو مفت دوا دیتے۔فیس بھی بہت کم تھی۔قادیان سے دور دراز کے لوگ آتے اور خدا کے فضل سے شفاء پاتے۔

روز کی آمدن کا 1/10 حصہ اپنی دائیں جیب میں ڈالتے اور باقی رقم بائیں جیب میں گھر کے اخراجات کے لئے رکھتے۔اکثر روزانہ چندہ دیتے اور بعض دفعہ ہفتہ کے بعد ادائیگی کرتے۔مکرم عبدالرشید نیاز صاحب درویش جب چندہ وصول کیا کرتے تھے تو وہ گھر میں ذکر کرتے کہ کئی بار پوری رسید بک ڈاکٹر بشیر احمد صاحب کے چندوں سے بھری ہوتی۔ہر مالی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور ساتھ یہ شعر بھرائی آواز میں پڑھتے۔ع

سب کچھ تری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے

بیواؤں یتیموں کی اس طرح مالی امداد کرتے کہ بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو۔ضرورت مند ذہین طلباء کا خاص خیال رکھتے۔خدا اور اس کے رسول کی محبت حضرت مسیح موعود اور سلسلہ کے خلفاء کرام سے عشق آپ کی زندگی کا خاصہ تھا۔جس کا لمحہ بہ لمحہ اظہار ہوتا رہتا تھا۔حضرت مصلح موعود سے عشق کی حد تک محبت تھی۔تقریباً ہر روز حضرت مصلح موعود کا ذکر کسی نہ کسی رنگ میں ضرور ہوتا۔ساتھ ہی رونے لگ جاتے۔اپنے محسن آقا کے ساتھ گزرا وقت آپ کی زندگی کا سرمایہ تھا۔

اپنی بیٹیوں کو تفسیر کبیر پڑھنے کی تلقین کرتے کیونکہ حضرت مصلح موعود نے علم کا سمندر ہمارے لئے چھوڑا ہے۔بچپن میں ہم پانچ بہنوں کو الفضل سے پڑھ کر سنانے کو کہتے۔بیت الذکر میں نماز باجماعت کی ادائیگی خاص اہتمام سے کرتے۔جب بھی رات کو ان کو دیکھا نماز تہجد میں سر جھکائے۔خدا تعالیٰ کی جناب میں کھڑے ہوتے۔بہت خوش الحان تھے۔تقسیم پاک وہند کے بعد پہلے جلسہ سالانہ قادیان میں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی نظم۔

خوشا نصیب کہ تم قادیاں میں رہتے ہو
دیار مہدی آخر زماں میں رہتے ہو

آپ نے نہایت خوش الحانی اور پُرسوز آواز میں پڑھی کہ سارا مجمع زار وقطار رونے لگا۔چالیس سال تک جلسہ سالانہ قادیان میں پہلے دن نظم پڑھنے کی توفیق ملتی رہی۔جماعت کے لئے غیرت اور اخلاص و وفا آپ کا لباس تھا۔صبر اور شکر آپ کا خاصہ تھا۔سراپا دعا تھے۔اپنے بچوں کو اکثر کہا کرتے کہ دعائیں بہت کیا کرو سب کچھ دعاؤں سے ہی ملے گا۔نبیوں کو بھی سب کچھ دعاؤں سے ہی ملا تھا۔خدا کا دامن کبھی نہ چھوڑنا۔خلافت سے ہمیشہ وابستہ رہنا۔حضرت مصلح موعود نے ارشاد فرمایا تھا کہ جو اکلوتے بیٹے ہیں ان کو پاکستان واپس جانے کی اجازت ہے۔اکلوتے درویش ادھر آجائیں۔جب اباجی نے حضرت مصلح موعود سے عرض کیا کہ سیدی! کیا یہ حکم ہے۔حضور نے فرمایا اجازت ہے حکم نہیں ہے۔اس پر اباجی واپس درویشان قادیان کے ساتھ شامل ہوگئے۔

جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر سال ہا سال سے طبی امداد کے شعبہ میں اپنی خدمات پیش کرتے اور اپنے اخراجات سے مفت ادویات تقسیم کرتے۔دور درویشی میں بیت اقصیٰ، بیت مبارک، قصر خلافت اور بہشتی مقبرہ قادیان میں حفاظتی ڈیوٹیاں دیں۔ان کی ڈیوٹی بہشتی مقبرہ قطعہ خاص میں بغرض حفاظت لگائی گئی تو رات کو سکھ حضرت مسیح موعود کے مزار مبارک پر حملہ کرنے آتے۔جب حملہ کرنے دیوار پھلانگ کر اندر آتے تو اندھے ہو جاتے اور واپس چلے جاتے وہی سکھ جب اباجی کو ملتے تو اباجی کو بتاتے جب بھی حملہ کی نیت سے جاتے تو اندھے ہو جاتے۔اس پر ہم نے اپنے لوگوں کو کہہ دیا کہ یہاں پر کوئی کرنی والا بزرگ ہے۔جس کی حفاظت خدا تعالیٰ کر رہا ہے۔بظاہر ہم قادیان کی حفاظت کر رہے تھے۔حقیقت میں قادیان ہماری حفاظت کررہا تھا۔حضرت مصلح موعود کا تبرک کھانے کا اکثر موقع ملا۔مجلس عرفان کے موقع پر حضور کو دبانے کی توفیق ملتی رہی۔

اباجی کی خواہش تھی کہ وہ بطور باڈی گارڈ حضرت مصلح موعود حضور کے پاس رہیں۔انہوں نے افسر صاحب حفاظت کو اپنی خواہش کے متعلق بتایا کہ وہ حضور کے باڈی گارڈ کا فرض ادا کرنا چاہتے ہیں۔اس پر افسر حفاظت نے کہا آپ کی عمر چھوٹی ہے آپ یہ کام نہیں کرسکتے۔اس پر اباجی نے کہا یہاں پر جو پہلوان ہیں ان سے میری کشتی کروادیں پھر فیصلہ کریں انہوں نے میری دو چار لوگوں سے کشتی کروادی۔میں نے ان سب کو فوراً پچھاڑ دیا اور افسر حفاظت نے میری ڈیوٹی حفاظت کے لئے حضرت مصلح موعود کے ساتھ لگا دی۔اس طرح آپ کو اپنی خواہش کے مطابق حضور کے قریب رہنے کا زیادہ موقع ملا۔

جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر مہمانوں کی خدمت کے لئے اپنا تمام گھر پیش کر دیتے اور اس میں سعادت سمجھتے اور ہر طرح مہمانوں کے آرام اور آسائشوں کا خیال رکھتے۔1991ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے حضرت مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع سرگودھا کی رہائش کے لئے اباجی کا گھر پسند فرمایا کہ ان کو وہاں پر ٹھہرانے کا کہا گیا۔حضرت مرزا عبدالحق صاحب کی خدمت کی توفیق پائی۔

جلسہ سالانہ 2011ء کے موقع پر بیٹیاں جب نماز تہجد اور نماز فجر پڑھ کر واپس گھر آئیں۔تو اباجی کو سلام کہا تو اباجی نے کہا ابھی فرشتے بہت سا کھانا لے کر آئے تھے۔اتنے بڑے برتن میں بہت مزیدار کھانا تھا۔میں نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور میں نے کہا کہ میری بیٹیاں بھی آئی ہوئی ہیں۔ان کے لئے بھی کھانا رہنے دیں۔لیکن وہ مجھے کھانا کھلا کر چلے گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت تعمیر یادگار ظہور قدرت ثانیہ بہشتی مقبرہ قادیان میں درویشان قادیان کی نمائندگی میں بنیادی اینٹ رکھنے کے لئے اباجی کو اجازت مرحمت فرمائی۔2009ء میں انہیں فالج کا حملہ ہوا۔جس سے ان کا دایاں پہلو مفلوج ہوگیا۔ان کے بچے جب امرتسر ہسپتال میں سخت پریشانی کے عالم میں پہنچے تو ان کو تسلی دی۔مجھے اللہ تعالیٰ پر پورا توکل ہے۔خدا تعالیٰ میرے جسم کا کوئی حصہ بیکار نہیں کرے گا۔مجھے کبھی بے بسی کی حالت میں نہیں چھوڑے گا۔انشاء اللہ۔وہ مجھے شفا دے گا۔اس کے بعد ان کی صحت بہتری کی طرف مائل ہونے لگی اور دایاں پہلو بالکل بحال ہوگیا جیسا کہ بیماری نہ تھی۔جب بھی بغرض علاج ان کو نور ہسپتال لے جایا جاتا تو ایمبولینس سے باہر دیکھتے اور کہتے مجھے قادیان سے باہر تو نہیں لے جارہے اور کہتے میں نے اپنے آقا حضرت مصلح موعود سے وعدہ کیا ہے کہ میں قادیان چھوڑ کر کبھی نہیں جاؤں گا۔

13 مئی 2013ء بروز سوموار نور ہسپتال قادیان میں اپنے حقیقی مولیٰ کے پاس چلے گئے۔ان کی عمر 89 سال تھی۔ان کے بچے تدفین سے قبل کینیڈا، امریکہ اور پاکستان سے قادیان پہنچ گئے تھے۔ان کی تدفین 15 جولائی 2013ء کو قطعہ درویشان بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد دعا بھی کروائی۔اللہ تعالیٰ کی بے انتہا رحمتیں اور برکتیں ان پر نازل ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو پہلی اہلیہ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ سے پانچ بیٹیوں سے نوازا۔تمام بچیوں کی پیدائش پر خوش ہوتے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہے اور کہتے کہ ہر بچی کی پیدائش پر اللہ تعالیٰ مجھے ترقی دیتا ہے اور تمام بچیوں کو بیٹا کہہ کر پکارتے۔اپنی بچیوں کے لئے دینی اور دنیاوی اعلیٰ تعلیم کا انتظام کیا۔نہایت شفیق باپ تھے۔اپنی بیوی کے لئے مخلص اور ہمدرد خاوند تھے۔اپنے بچوں کی ذرا سی تکلیف سے تڑپ جایا کرتے تھے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام بچیوں کو خدمت دین کے لئے وقف رکھا اور قادیان میں اور شادی کے بعد بھی تمام بچیاں اپنی اپنی جگہ پر خدمت دین میں مصروف ہیں۔

اللہ تعالیٰ پیارے اباجی کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔آمین

بقیہ از صفحہ 5 دورہ سویڈن

ناروے سے واپسی پر ناروے کے بارڈر سے مالمو تک قافلے کی لیڈنگ گاڑی کی ڈرائیونگ کی سعادت ملی۔واپسی میں ایک ریستوران کے لان میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر پڑھائیں جس میں نہ جانے کیا ہوا۔ایسا لگا جیسے ہم اس عالم میں نہیں بلکہ کہیں ایسی جگہ ہیں جہاں صرف سکون ہی سکون اور ہر طرف ایک پُرکیف سرور کی ہوا ہے جس میں صرف ایک سریلی آواز سنائی دے رہی تھی اور یوں لگتا تھا جیسے وہ آواز ہمارے سامنے سے نہیں بلکہ اوپر خدا کے دربار سے براہ راست آرہی ہو۔اس کیفیت کا ذکر مکرم مربی صاحب اور دوسرے دوستوں نے بھی کیا۔الحمدللہ کہ اس نے مجھ جیسے خطا کار کو بھی یہ موقع نصیب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب یوتھے بوری سے رخصت ہو رہے تھے الوداع کے لئے آئے ہوئے تمام مرد حضرات نے تو کسی نہ کسی طرح اپنے جذبات پر قابو کیا ہوا تھا مگر آنکھیں نم تھیں۔وہاں آئی خواتین زار وقطار رو رہی تھیں اور ان کے ساتھ بچے بھی۔ماحول اتنا اداس ہوگیا تھا کہ برداشت سے باہر ہورہا تھا۔یوں ہی تھا جیسے کوئی سینے سے دل نکال کرلے جارہا ہو۔ہم اپنے بچوں کو ساتھ لے کر نہیں گئے تھے تا کہ بیت الذکر میں زیادہ بھیڑ نہ ہو۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جانے کا انہوں نے بہت صدمہ محسوس کیا اور میری چھوٹی بیٹی جس کی آمین حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کروائی اور اس کے قرآن پر اپنی شفقت کے اظہار میں دستخط بھی ثبت فرمائے کئی دن تک چھپ چھپ کر روتی رہی۔اب کوئی بتائے کہ خلیفہ وقت کے لئے یہ محبت جو کہ ہمارے آقا اور روحانی باپ ہیں ان بچوں کے دلوں میں کس نے ڈالی۔کیا یہ اس بات کا زندہ ثبوت نہیں کہ وہ کامل قدرتوں والا خدا خود اپنے تصرف سے دلوں کو اپنے تائید یافتہ کی طرف پھیر دیتا ہے۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم ہمایوں طاہر صاحب معلم وقف جدید 295 گ۔ب بیرانوالا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ 295 گ۔ب بیرانوالا کے طفل حاشر احمد ابن مکرم منیر احمد صاحب نے بعمر 8 سال قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور ختم کرلیا ہے جس کی تقریب آمین مورخہ 10/اکتوبر 2014ء کو بیت الذکر بیرانوالا میں ہوئی۔ مکرم محمد افضل صاحب امیر ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ نے بچے سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ قرآن کریم پڑھانے کی سعادت مکرم عرفان احمد ظفر صاحب معلم وقف جدید اور خاکسار کے حصہ میں آئی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اس کو نیک، ذہین اور جماعت کا مفید وجود بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم نوید النصر صاحب دارالبرکات ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو مورخہ 2/اکتوبر 2014ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام صہیب احمد نوید عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم خلیل احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ مرل ضلع سیالکوٹ کا پوتا، مکرم منصور الٰہی صاحب آف دارالبرکات کا نواسہ اور مکرم عبداللہ صاحب مرحوم آف مرل سیالکوٹ کی نسل میں سے ہے جو کہ جماعت مرل کے پہلے احمدی تھے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح اور خادم دین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم آصف محمود بھٹی صاحب صدر سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم محمد انور بھٹی صاحب الطاف پارک لاہور بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ والد محترم کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

مکرم صوبیدار منیر احمد صاحب سیکرٹری رشتہ ناطہ دارالعلوم شرقی نور ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے چچا زاد مکرم بشیر احمد صاحب ولد مکرم فضل حق تارڑ صاحب آف پنڈی لالہ ضلع منڈی بہاؤالدین حال اسلام آباد شوگر اور گردے خراب ہونے کی وجہ سے سروسز ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

نکاح

مکرم افضال احمد باجوہ صاحب دارالصدر شرقی کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ خولہ توقیر صاحبہ کے نکاح کا اعلان مکرم طلحہ یوسف طٰہٰ صاحب ولد مکرم محمد یوسف تابش گورایہ صاحب آف نیو یارک امریکہ کے ساتھ مبلغ دس ہزار امریکن ڈالرز حق مہر پر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے بیت المبارک ربوہ میں یکم ستمبر 2014ء کو کیا۔ دلہن مکرم چوہدری کرم رسول باجوہ صاحب مرحوم آف قاضی پہاڑنگ کی پوتی اور مکرم چوہدری عطاء الرحمٰن صاحب آف گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کی نواسی ہے جبکہ دلہا مکرم چوہدری سراج الدین صاحب مرحوم (جنہوں نے 1914ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت پائی اور بیت الاقصیٰ قادیان میں ندا دیتے تھے) کے نواسے اور محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب سابق مشنری انچارج امریکہ کے بھانجے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم پروفیسر چوہدری نثار احمد صاحب نگران حلقہ اسلامیہ کالج فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی تایا زاد اور بھابھی مکرمہ مبارکہ امتیاز صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب سابق زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ دارالنور حلقہ اسلامیہ کالج فیصل آباد مورخہ 11 اکتوبر 2014 کو برین ہیمبرج کی وجہ سے بعمر 76 سال الائیڈ ہسپتال میں وفات پا گئیں۔ مورخہ 12 اکتوبر کو ان کی نماز جنازہ ان کے داماد مکرم حافظ قاری مسرور احمد صاحب مربی سلسلہ نظارت تعلیم القرآن و وقف عارضی ربوہ نے بیت الحمد کریم نگر فیصل آباد میں پڑھائی۔ احمدیہ قبرستان گوکھووال فیصل آباد میں تدفین کے بعد مکرم شیخ نعیم الدین صاحب سیکرٹری وصایا ضلع فیصل آباد نے دعا کروائی۔ مرحومہ نیک، دعاگو، ہمدرد، خوش اخلاق، درویش طبع اور صابرہ و شاکرہ بزرگ خاتون تھیں۔ جماعت کے ساتھ گہری وابستگی تھی۔ ہر تحریک میں تعاون کرنے والی تھیں۔ اپنے بچوں کے ساتھ ساتھ دوسرے بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم پڑھایا اور ان کی دینی تعلیم و تربیت کی۔ پسماندگان میں ایک بیٹا مکرم ناصر ندیم احمد صاحب اسلام آباد، پانچ بیٹیاں مکرمہ روبینہ تنویر صاحبہ اہلیہ مکرم تنویر احمد باجوہ صاحب جرمنی، مکرمہ منورہ ناہید صاحبہ اہلیہ مکرم محمد سلیمان نعیم صاحب گوجرانوالہ، مکرمہ نائلہ جلیل صاحبہ اہلیہ مکرم جلیل احمد صاحب ربوہ، مکرمہ عطیہ مسرور صاحبہ اہلیہ مکرم حافظ مسرور احمد صاحب اور مکرمہ نویدہ سعید صاحبہ اہلیہ مکرم سعید انور صاحب اسلام آباد یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے، ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے، درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ سعیدہ اختر ناصر صاحبہ ترکہ مکرم چوہدری محمد فضل داد صاحب)

مکرمہ سعیدہ اختر ناصر صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری فضل داد صاحب وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 10 بلاک نمبر 19 محلّہ دارالرحمت برقبہ 1 کنال بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ مکرم چوہدری عبدالحمید ناصر صاحب، مکرم عبدالسمیع خالد صاحب اور مکرم عبدالرشید خالد صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ خاکسار اپنے حصہ سے مکرم عبدالرشید خالد صاحب جبکہ مکرمہ رشیدہ اختر صاحبہ مکرم چوہدری عبدالحمید ناصر صاحب کے حق میں دستبردار ہو گئی ہیں۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم چوہدری عبدالحمید ناصر صاحب (بیٹا)
2۔ مکرم عبدالسمیع خالد صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم عبدالرشید خالد صاحب (بیٹا)
4۔ مکرمہ سعیدہ اختر ناصر صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرمہ رشیدہ اختر صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہٰذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم رفیع احمد رند صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے سیالکوٹ کے ضلع کے دورہ پر ہیں احباب جماعت و اراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

روزنامہ الفضل میں اشتہار دے کر اپنے کاروبار کو فروغ دیں

کسموں کینیا میں فری میڈیکل کیمپ

مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب انچارج احمدیہ میڈیکل سنٹر کسموں، کینیا بیان کرتے ہیں کہ اُنہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 28 ستمبر 2014ء کو Msulwa کے مقام پر ایک سکول میں فری میڈیکل کیمپ کے انعقاد کی توفیق ملی۔ 157 مرد و خواتین مریضوں نے استفادہ کیا۔ وہاں ایک گورنمنٹ ڈسپنسری تھی۔ جس میں موجود ایک لیڈی نرس نے ہمارا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ہماری ڈسپنسری میں گزشتہ دو ہفتوں سے کوئی دوائی نہ تھی نیز اس نے ہمارے کیمپ کے انعقاد کی تعریف کی اور دوبارہ کیمپ کے انعقاد کا کہا۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

(مرسلہ: سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

ضرورت وی سی آر

ایم ٹی اے پاکستان کو VHS/SVHS سسٹم کے وی سی آرز کی ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کے پاس اچھی حالت میں موجود ہوں اور کام کر رہے ہوں تو براہ کرم ایم ٹی اے پاکستان کے نیچے دیئے گئے ٹیلی فون نمبرز پر مکرم مظفر احمد ڈوگر صاحب سے فوری رابطہ کریں۔ شکریہ

ٹیلی فون: 0334-6216876,047-6212281

(نظارت اشاعت ایم ٹی اے پاکستان)

IAAAE کا ٹیکنیکل میگزین

مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب تحریر کرتے ہیں۔

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز کے ٹیکنیکل میگزین 2015ء کیلئے آرکیٹکٹس، انجینئرز اور اہل علم حضرات و خواتین سے درخواست ہے کہ جلد از جلد مضامین بمعہ تصاویر، چارٹس وغیرہ مندرجہ ذیل ایڈریس پر بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

sharis70@gmail.com

haris@iaaae.com

درخواست دعا

مکرم قریشی خالد احمد ندیم صاحب کارکن تزئین ربوہ کمیٹی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھابھی مکرمہ بلقیس امان صاحبہ سابقہ صدر لجنہ اماء اللہ نیکا پورہ سیالکوٹ اہلیہ مکرم امان اللہ قریشی صاحب سیکرٹری مال نیکا پورہ سیالکوٹ بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

29۔اکتوبر2014ء

12:35 am خطبہ جمعہ فرمودہ 10۔اکتوبر2014ء (عربی ترجمہ)
1:35 am الف۔اردو
2:10 am آداب زندگی
2:55 am عصر حاضر
3:55 am سوال وجواب
5:25 am عالمی خبریں
5:30 am تلاوت قرآن کریم درس حدیث
6:20 am گلشن وقف نو ناصرات الاحمدیہ
7:35 am الف۔اردو
7:55 am نور مصطفویؐ
9:10 am آداب زندگی
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم درس ملفوظات
11:30 am الترتیل
12:00 pm حضور انور کا انصار اللہ بیلجیئم کے اجتماع سے خطاب
1:00 pm ریئل ٹاک
2:05 pm سوال وجواب
3:10 pm انڈونیشین سروس
4:15 pm سواحیلی سروس
5:25 pm تلاوت قرآن کریم
5:35 pm الترتیل
6:05 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 29۔اکتوبر2010ء
7:05 pm بنگلہ پروگرام
8:10 pm دینی وفقہی مسائل
8:45 pm کڈز ٹائم
9:20 pm فیتھ میٹرز

10:25 pm الترتیل
11:00 pm عالمی خبریں
11:20 pm حضور انور کا انصار اللہ بیلجیئم کے اجتماع سے خطاب

30۔اکتوبر2014ء

12:30 am فرنچ سروس
1:25 am دینی وفقہی مسائل
2:00 am ایم ٹی اے ورائٹی
3:05 am خطبہ جمعہ فرمودہ 29۔اکتوبر2009ء
4:05 am انتخاب سخن
5:10 am عالمی خبریں
5:30 am تلاوت قرآن کریم
5:45 am الترتیل
6:20 am حضور انور کا انصار اللہ بیلجیئم کے اجتماع سے خطاب
7:30 am ایم ٹی اے ورائٹی
8:45 am فیتھ میٹرز
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
11:25 am یسرنا القرآن
11:50 am ایوان طاہر کا افتتاح 26 جولائی 2012ء
1:20 pm In-Depth
1:50 pm ترجمۃ القرآن کلاس 25 نومبر 1997ء
2:55 pm انڈونیشین سروس
4:00 pm جاپانی سروس
5:05 pm تلاوت قرآن کریم درس حدیث
5:30 pm یسرنا القرآن
5:55 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 3۔اکتوبر2014ء (بنگلہ ترجمہ)
7:00 pm Shotter Shondhane Live
9:05 pm Persian Service
9:35 pm ترجمۃ القرآن کلاس
10:40 pm عالمی خبریں
11:00 pm ایوان طاہر کا افتتاح

گھریلو سامان برائے فوری فروخت

از قسم فرنیچر، سامان بجلی اور گیس وغیرہ فروخت کرنا مقصود ہے۔

رابطہ نمبر: 03027145153

کرسی پر بیٹھ کر صرف 1 منٹ کیلئے میجک سٹک پکڑیں اپنا Body Analysis بذریعہ کمپیوٹر حاصل کریں۔
بلحاظ قد وزن جسم اور پیٹ پر چربی کی مقدار HIP/WAIST تناسب کی صورتحال
BMI اور BMR بازوؤں اور ٹانگوں میں توازن کی کیفیت وٹامنز کی کمی بیشی
معدنیات MINERALS کی صورتحال یہ سب WHO کے مقرر کردہ معیار کے مطابق حاصل کریں
F.B ہومیو سنٹر فار کرانک ڈیزیز طارق مارکیٹ ربوہ
0300-7705078

دنیا کی سب سے بڑی کمپیوٹر چپ

امریکہ کے ادارے ڈیفنس ایڈوانسڈ ریسرچ پروجیکٹس ایجنسی کے سائنس دانوں نے دنیا کی سب سے بڑی اور سب سے پیچیدہ کمپیوٹر چپ ایجاد کر لی ہے۔ سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ اس سے پہلے دنیا بھر میں کہیں بھی اس جیسی کمپیوٹر چپ نہیں بنائی گئی۔ یہ کمپیوٹر چپ انسانی ذہن کے نیورونوں کے ڈھانچے کو سامنے رکھ کر بنائی گئی ہے۔ سائنس دانوں کی کوشش تھی کہ چپ ایسی ہو جو انسانی دماغ کی طرح بجلی بہت کم استعمال کرے۔ سائنسدان اس مقصد میں کامیاب ہوگئے ہیں۔ یہ سب سے بڑی اور سب سے پیچیدہ چپ آج تک ایجاد کی جانے والی کمپیوٹر چپس کے مقابلے میں 100 گنا کم بجلی استعمال کرتی ہے۔ اس چپ کا ڈیزائن سان جوز، کیلیفورنیا میں واقع آئی بی ایم کے محققین نے بنایا ہے۔

دنیا کی یہ سب سے بڑی چپ پانچ ارب چالیس کروڑ ٹرانزسٹروں پر مشتمل ہے۔ یہ پچیس کروڑ ''سنپسز'' (Synapses) یعنی پروگرام ایبل لاجک پوائنٹس پر مشتمل ہے۔ یہ سنپسز دماغ میں موجود نیورونوں کے جوڑوں (Connections) سے مماثل ہیں۔ یہ تعداد دماغ میں موجود سنپسز کے مقابلے میں بہت کم ہے تاہم دماغ کے نیورونوں سے مماثل کم بجلی خرچ کر کے انتہائی زیادہ کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے نظام بنانے کی طرف ایک عظیم قدم ضرور ہے۔ انسان اور جانور تصور کرنے، اشیا کے نمونوں کو پہچاننے، آواز پیدا کرنے اور خودکار حرکات کو کنٹرول کرنے کے جو کام کسی کوشش کے بغیر کرتے ہیں، روایتی کمپیوٹنگ آلات کو وہی کام کرنے کے لئے بہت زیادہ بجلی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان کے مقابلے میں حیاتیاتی نظام بہت کم بجلی استعمال کرتے ہیں۔ ''سنپسز'' (Synapses) پروگرام دماغ سے مماثل ایسی چپ بنانے کا کام زیادہ تیزی سے انجام دینے کے لئے وضع کیا گیا تھا، جو کم بجلی استعمال کرتے ہوئے تصور اور کنٹرول کے مشکل کام انجام دے سکے۔ سنپسز کی تیار کردہ چپ میں دس لاکھ ''نیورون'' اور ان نیورونوں کے درمیان دو کروڑ چھپن لاکھ الیکٹرونک سنپسز موجود ہیں۔ یہ چپ سام سنگ فونڈری کی 28 ایم ایم پروسیس ٹیکنالوجی کے تحت بنائی گئی ہے۔ یہ چپ دنیا میں آج تک بنائی جانے والی تمام چپس سے زیادہ ٹرانزسٹروں پر مشتمل ہے۔ یہ چپ 100 ملی واٹ سے بھی کم بجلی استعمال کرتی ہے۔ بجلی کی بچت اس طرح ممکن ہوئی ہے کہ ڈیٹا اور کمپیوٹنگ کو پوری چپ پر پھیلا دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ یہ دماغ کی طرح صرف اسی ڈیٹا کو پروسیس اور ٹرانسمٹ کرتی ہے جس کی ضرورت ہو۔ چونکہ یہ چپ بجلی کم استعمال کرتی ہے اس لئے اسے محدود بجلی کے حامل موبائل روبوٹوں اور ریموٹ سینسرز جیسے دفاعی آلات میں استعمال کئے جانے کا امکان ہے۔ اس چپ کو دماغی حیاتیات (نیوروسائنس) کے منصوبوں میں بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

(دنیا سنڈے میگزین 31/اگست 2014ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 20۔اکتوبر

طلوع فجر	4:53
طلوع آفتاب	6:13
زوال آفتاب	11:53
غروب آفتاب	5:34

ایم ٹی اے کے آج کے پروگرام

20۔اکتوبر2014ء

6:25 am حضور انور کے ساتھ طلباء کی ایک نشست
8:40 am خطبہ جمعہ فرمودہ 17۔اکتوبر2014ء
9:55 am لقاء مع العرب
11:55 am حضور انور کا ملٹری ہیڈکوارٹر جرمنی میں 30 مئی 2012ء کو خطاب
6:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جنوری 2009ء
9:00 pm راہ ہدیٰ
11:20 pm حضور انور کا ملٹری ہیڈکوارٹر جرمنی میں خطاب

ڈسکاؤنٹ مارٹ
پرفیومز، کاسمیٹکس، جیولری، ہوزری، فشل کی اچھی رینج دستیاب ہے
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
0333-9853345,0343-9166699

موسم گرما کی تمام ورائٹی پرسیل جاری ہے
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ
0476-213155

Got.Lic# ID.541 IATA
خوشخبری
Daewoo کی ٹکٹیں بھی مل سکتی ہیں
ملکی وغیر ملکی ٹکٹ۔ ریکنفرمیشن۔ انشورنس
ہوٹل بکنگ کی بارعایت سروس کے لئے
Sabina Travels Consultant
Yadgar Road Rabwah
047-6211211,6215211
0334-6389399

FR-10